ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-23

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

ڈاکٹر ریحانہ کوثر

ایسوسی ایٹ پروفیسر، صدرِ شعبہ اردو، لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی، لاہور ۔

ڈاکٹر شائستہ حمید خان

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، جی سی یونیورسٹی، لاہور ۔

”بہاؤ“ کا لسانیاتی و تحقیقی جائزہ

Dr. Rehana Kausar
Associate Professor, Head of Urdu Department, Lahore College for Women University, Lahore.
Dr. Shaista Hameed Khan*
Associate Professor, Department of Urdu, GC University, Lahore.

***Corresponding Author:**

A Linguistic and Research Review of Novel "Bahao

Mustansar Hussain Tarar is considered one of the leading creative minds of the present era. He started his creative journey as a prose writer and established his identity and recognition in Urdu literature as a prose writer. Mustansar Hussain Tarar is a well-known TV anchor, journalist, columnist, playwright, short story writer, travel writer, actor and novelist. He is best known for his novel Bahāo, This novel is a historical and cultural novel in which the civilization of the Indus Valley a thousand years ago is the subject of discussion. This article has taken a linguistic and research review of novel Bahāo.

Key Words: *Mustansar Hussain Tarar, Bahāo, History, Civilization Research linguistics.*

مستنصر حسین تارڑ ایک معروف ،ڈراما نگار ،افسانہ نگار ،سفر نامہ نگار، اداکار اور ناول نگار ہیں۔یوں تو انھوں نے ان تمام اصناف میں طبع آزمائی کی مگر اُن کی خاص پہچان بطور سفر نامہ نگار "راکھ"، ”بہاؤ“، ”خس و خاشاک زمانے“، "اے غزالِ شب"، "جپسی"، ”پکھیرو“ اور” الو ہمارے بھائی ہیں"، ”شامل ہیں۔اور ناول نگار ہے۔عہد

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-23

حاضر میں وہ پاکستان کے مشہور سفر نامہ نگار اور ناول نگار ہیں۔اس وقت تارڑ پاکستان کے سب سے زیادہ پڑھے جانے والے ادیب ہیں۔اب تک ساٹھ سے زیادہ کتب لکھ چکے ہیں اُن کی معروف تخلیقات میں "نکلے تری تلاش میں" ، "اُندلس میں اجنبی"، راکھ"، "بہاؤ"، "خس وخاشاک زمانے"، "اے غزالِ شب"، "چیپی"، "پکھیرو"اور" الو ہمارے بھائی ہیں"، "شامل ہیں۔

بہاؤ ایک تاریخی وتہذیبی ناول ہے جس میں آج سے ہزار سال قبل وادیِ سندھ کی تہذیب کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔"بہاؤ" کو لکھنے اورایک ایسی تہذیب جو بالکل منہدم ہو چکی تھی جس کے آثار تک باقی نہ تھے اس کو موضوعِ بحث بنانے کا خیال تارڑ کے ذہن میں کیسے آیااور اس کو تخلیق کرنے کے لیے اُن کو کیا کچھ کرنا پڑا۔یہ ساری روداد انھی کی زبانی ملاحظہ ہو۔

> "دراصل مجھے رات میں اٹھ کر پانی پینے کی عادت ہے۔میں سائیڈ ٹیبل پر پانی سے بھرا گلاس رکھ لیتا ہوں۔اور میں شیشے کا گلاس نہیں رکھتا۔مجھے پکے گلاس میں پانی پینے کی عادت ہے ۔تووہ بہت گرم رات تھی۔جب نیم غنودگی میں اٹھ کر میں نے پانی پیا،تو احساس ہوا کہ گلاس میں،میرے اندازے کے مطابق،جہاں تک پانی ہونا چاہیے،وہ اس سے تھوڑا کم ہے ۔بیرونی حصے میں پانی کی ٹھنڈ یا نمی وہاں محسوس نہیں ہوئی،جہاں پہلے ہوا کرتی تھی۔وہ پہلا موقع تھا،جب "بہاؤ" کا ابتدائی خیال کہ پانی خشک ہو رہا ہے،میرے ذہن میں آیا۔" (۱)

یہ تھی ناول "بہاؤ" کی وجہ تسمیہ اب ذرا ناول کو تخلیق کرنے کے لیے تارڑ کو کیا کچھ کرنا پڑا وہ بھی اُن کی کہانی اُن کی زبانی ملاحظہ ہو۔

> "اُسے لکھنے میں وقت نہیں لگا۔اصل وقت تحقیق میں لگا۔زبان کا کیا رنگ ڈھنگ ہونا چاہیے ؟یہ اہم سوال تھا۔"(۲)

مستنصر حسین تارڑ کا ناول "بہاؤ" وادی سندھ کی قدیم ترین اور گم شدہ تہذیب کے موضوع پر اُردو زبان میں لکھا گیا اپنی نوعیت کا واحد ناول ہے جس میں وادی سندھ کی پانچ ہزار سال پرانی گم شدہ تہذیب کو تارڑ نے زندہ تہذیب کا روپ دیا ہے۔"بہاؤ" ناول ہمیں آج سے پانچ ہزار سال پرانی ایک ایسی بستی میں لے جاتا ہے جو دریائے سندھ کے کنارے آباد تھی اور اس کا زمانہ موہنجوداڑو کی تہذیب کا ہم عصر زمانہ تھا۔موہنجوداڑو کے متعلق انسانی معلومات وہاں سے کھدائی کے دوران نکلنے والے کھنڈرات اور چند قدیم باقیات تک محدود ہیں ۔اس

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-23

سے آگے انسانی معلومات میں سوائے حیرت و تجسس کے کچھ نہیں۔ مگر تارڑ صاحب کے مضبوط تخیل کا کمال یہ ہے کہ انھوں نے اتنی کم اور نہ ہونے کے مترادف معلومات کی بنا پر موہن جوداڑو کے گردونواح میں موجود بستی پر ایک بھرپور ناول لکھ دیا۔

ناول ''بہاؤ'' کا بنیادی موضوع تو وادیِ سندھ کی قدیم تہذیب ہے جو کہ ایک مرکزی کہانی ہے مگر اس مرکزی کہانی کو مکمل اور بامعنی بنانے کے لیے بہت سی ضمنی کہانیوں کا سہارا لیا گیا ہے۔ناول میں ایک مکمل تہذیب دکھائی گئی ہے اس لیے اس تہذیب کو تمام پہلوؤں کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔ جس کے لیے مختلف چھوٹی چھوٹی کہانیاں جن میں دریا کے بہاؤ اور خشک ہونے کی داستاں،کاشت کاری ،طرزِ بودوباش،رہن سہن کے طور طریقے ،مال مویشی اور اُن سے جڑی داستاں،رسم ورواج،خدا اور مخلوقِ خدا کا تعلق،توہمات کا ذکر،دیہی طرزِ زندگی اور اس سے متعلقہ مذہبی،سماجی اور معاشی رسم ورواج پر مبنی کہانیاں مرکزی کہانی کو مکمل اور مفصل بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ تارڑ ایک عمیق اور گہرا مشاہدہ و تجربہ رکھنے والے تخلیق کار ہیں لہذا انھوں نے کہانیوں کی بُنت میں اس قدر محنت سے کام لیا ہے کہ اُن کی کہانیاں اور کہانیوں سے جڑے واقعات میں ایک مضبوط اور گہرا تعلق پیدا کیا ہے تا کہ کوئی واقع یا کہانی اضافی یا فالتو نظر نہ آئے۔اگر مرکزی کہانی اور ضمنی کہانیوں میں ربط اور تعلق نہ ہو تو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ تخلیق کار نے بھرتی سے اپنی تخلیق کا پیٹ بھرنے کی کوشش کی ہے مگر "بہاؤ'' کو پڑھنے سے ایک بار بھی ایسا محسوس نہیں ہوتا کہ اس میں کوئی اضافی چیز ہے بلکہ اس میں سے کسی واقع، کہانی ،اقتباس یا ایک جملے کو نکالنے سے بھی کمی کمی اور ادھورا پن نظر آئے گا۔

ناول کے عنوان اور موضوع میں اس قدر مماثلت ہے کہ دونوں کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا۔ کیوں کہ اس میں دریا کے پانی کا بہاؤ،زندگی اور متعلقاتِ زندگی کا بہاؤ اور لوگوں کے آنے جانے کا بہاؤ موضوعِ بحث ہے۔ لفظ بہاؤ جو کہ ناول کا عنوان ہے سے پورے ناول میں بہاؤ کی سی کیفیت پیدا کر دی گئی ہے جو تارڑ کی فکری و فنی پختگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ بہاؤ ناول ایک معدوم ہوتی اور مٹتی ہوئی تہذیب کی آخری آواز ہے جو اسی تہذیب کی زبان سے قاری سے ہم کلام ہے۔ سوکھتے،خشک ہوتے ،ریت ہوتے دریا کی داستان ہے۔ یہ ایک ایسے دریا کی داستان ہے جو آہستہ آہستہ خشک ہو رہا ہے، جس میں آئے دن ، آئے سال پانی کے بہاؤ میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ اور دریا کے کنارے آباد لوگ پریشان ہیں کہ دریا سوکھ رہا ہے جس سے اُن کی زندگی اور متعلقاتِ زندگی خطرے میں ہے۔ قدیم دور میں لوگ دریاؤں کے کنارے رہتے تھے کیوں کہ وہاں پانی وافر مقدار میں میسر ہوتا تھا

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-23
ماخذ تحقیقی مجلہ

۔زندگی اور ضروریات زندگی کے لیے پانی اہم ضرورت ہے اس لیے لوگ دریاؤں کے کنارے بسا کرتے تھے اور جتنی قدیم تہذیبوں کے آثار ملے ہیں وہ دریاؤں کے کنارے آباد تھیں۔یہ بستی بھی دریائے سرسوتی کے کنارے آباد تھی اوران کی زندگی کا دارومدار دریا کے پانی پر تھا۔اب جب کہ پانی خشک ہو رہا تھا تو وہ لوگ پریشان تھے کہ ان کی فصلیں، جانور اور وہ خود پانی کے بغیر کیسے جی پائیں گے۔مگر اس سب کے باوجود اُن میں اُمید کی کرن تھی اور وہ پانی آنے کے انتظار میں تھے۔ایک اقتباس دیکھیے جس میں وہ پانی آنے کا انتظار کر رہے ہیں۔

> ”دھکڑ دھکڑ کی آوازیں دور ہو رہی تھیں اور ہولے ہولے دور ہو گئیں۔سروٹوں کے اوپر دھول اٹھ رہی تھی۔پاروشنی نے ایک بار پھر پانی کے بہاؤ پر اپنا کان لگایا اور اُدھر دیکھا جدھر سے جھاگ آیا کرتی تھی اور جدھر سے دریا کے بولنے کی آواز آنی چاہئیے تھی“(۳)

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اُن میں پانی کے آنے کا کس شدت سے انتظار تھا۔وہ پانی نہ آنے پر کتنے اداس، پریشان اور غم زدہ تھے مگر اس سب کے باوجود وہ مایوس اور ناامید نہیں تھے بلکہ ایک امید اور انتظار میں تھے۔اُن میں زندہ رہنے کی خواہش، تمنا، آرزو اور تڑپ موجود تھی۔وہ زندگی سے تنگ آ کر خودکشی نہیں کرنا چاہ رہے بلکہ جینے کی تمنا کر رہے ہیں۔اب دیکھتے ہیں کہ مستنصر حسین تارڑ کا ناول بہاؤ اپنے عنوان اور موضوع و مواد کی طرح قارئین کو کس طرح اپنے سحر اور بہاؤ میں لاتا ہے۔

ناول کو پڑھتے ہوئے یہ احساس ہوتا ہے کہ اگر اس زبان و بیان کو استعمال نہ کیا جاتا تو یہ ناول اپنی اثر انگیزی کو کھو دیتا بقول تارڑ صاحب ”ناول کی زبان کے حوالے سے میں نے بے شمار اساطیری زبانوں کا مشاہدہ و مطالعہ کیا مگر کوئی بھی زبان اس معیار پر پورا نہیں اترتی ہوئی کہ بطور“ زبان ”ناول کے لسانی تقاضوں کو پورا کر سکتی۔“ ایک دن اسی سلسلے میں قدیم تامل شاعری کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ احساس ہوا کہ اس زبان میں وہ شدت اور وہ لسانی خوبی بدرجہ اتم موجود ہے جو اس ناول کے ماحول، وقت کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔

اور یہ اس زبان کے طور پر چنی جا سکتی ہے ”سوکچھ اور مقامی زبان کے قدیم لسانی حوالوں اور قدیم الفاظ کی مدد سے اس کو موجود زبان کے قالب میں ڈھالا گیا اور کیا خوب ڈھالا گیا ہے کہ کہیں پر پڑھتے ہوئے قاری کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ یہ اس علاقے کی زبان نہیں ہے اور یہ اس ناول میں لسانی جدت کا شاہکار بن کر سامنے آئی ہے۔ بہت کم ناول اردو ادب میں لسانی حوالے سے جدت کی مثال رکھتے ہوں گے۔ناول کی کہانی، ماحول، کردار سے الگ،

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-23

اس کی زبان ہے جو کہ بذات خود وادی سندھ کی لسانی تاریخ کی مثال بن گئی ہے۔ وادی سندھ کے لسانی ورثے میں خوب صورت اضافہ ہے۔

زبان کسی بھی تہذیب کا ایک اہم حصہ ہے۔ کسی بھی معاشرے کی تہذیب دیکھنے کے لیے سب سے پہلے ہم ان کی زبان ہی کو دیکھتے ہیں۔ اس طرح کسی بھی معاشرے کی تہذیب میں زبان ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔

اسی طرح اس ناول میں بھی وادیٔ سندھ کی تہذیب کی زبان سے ہمیں ان کی تہذیب کا اندازہ ہوتا ہے۔

مستنصر حسین تارڑ نے اس ناول میں ایسی زبان استعمال کی ہے جس سے ہمیں ان کی تہذیب کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

مثال کے طور پر نیچے دیے گئے جملوں پر غور فرمائیے:

"پیپل کی شاخوں پر ون سونے دھاگے بندھے تھے"

"اس ویہڑے کے آدھے حصے پر چھاؤں کے لیے چھپر پڑا ہوا تھا"[(۴)]

اسی طرح زبان کسی بھی معاشرے کی تہذیب کا اہم جزو ہے۔ اس کی مدد سے ہم ہزاروں سالوں پرانی تہذیب کا بھی اندازہ لگا سکتے ہیں۔

ناول میں زبان وبیان اور اسلوب کی چاشنی قصے کو مزید چار چاند لگا دیتی ہے ۔زبان کی شستگی ، روانی، برجستگی، حسن آفرینی، محاورات، ضرب الامثال اور تشبیہات واستعارات کہانی میں رنگ بھر دیتے ہیں۔ کہانی چاہے جتنی بھی خوب صورت اور مفکرانہ ہو، جب تک بیان کے لیے خوب صورت الفاظ کو ایک منطقی ترتیب سے نہ برتا جائے کہانی میں کہانی پن نہیں رہتا اور اس کی تاثیر کمزور نظر آتی ہے۔ کہانیاں یا خیال تو ہر انسان کے ذہن میں پیدا ہوتی ہیں مگر وہ لفظوں کے کھیل سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے اُن کو کاغذ پر انڈیل نہیں پاتے۔ تخلیق لفظوں کا کھیل ہے اور جو لفظوں سے کھیلنے کا ہنر جانتا ہے وہ اپنے خیالات کو صفحہ قرطاس پر لا کر تخلیق بنا دیتا ہے۔ اچھی تخلیق کے لیے خوب صورت الفاظ کی بہترین ترتیب لازم جزو ہے۔ تارڑ لفظوں کے کھیل کے ایک مایہ ناز کھلاڑی ہیں اور لفظوں کو جوڑنے توڑنے کے عمل سے خوب واقفیت رکھتے ہیں جو اُن کے ناول "بہاو کے اسلوب سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔

ناول کی زبان اس تہذیب کے مطابق استعمال کی گئی ہے تاکہ جس تہذیب کو پیش کیا جارہا ہے زبان بھی اسی کی لگے۔ ایسا نہ ہو کہ تہذیب آج سے پانچ ہزار سال قبل کی بیان کر رہے ہیں اور زبان لحہ موجود کی۔ اس تہذیب

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-23
ماخذ تحقیقی مجلہ

کی زبان تک رسائی کے لیے انھیں کافی تحقیق سے کام لینا پڑا ہو گا۔ تاکہ اس دور کی زبان اور پھر کردار اس زبان میں مکالمہ کرتے دکھائی۔

اسلوب میں زبان، زبان کا لہجہ، محاورات، ضرب الامثال وغیرہ تمام چیزیں دیکھی جاتی ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ تارڑ نے کس سلیقے سے ان چیزوں کو برتا ہے۔ ناول میں سے اسلوب کی چند مثالیں پیشِ خدمت ہیں۔

- 1۔" میں نے تمھیں بتایا نہیں کہ میں اس زمین کا جم پل ہوں۔ میری رنگت ہولے
- ہولے بدل جائے گی اور میں تم جیسا ہو جاوں گا۔"

2۔ "رات کے پچھلے پہر ہوا اُدھر سے آئی جدھر کو سندھو تھا اور سندھو کے پانیوں پر سے آتی ہوا میں پالا بہت تھا۔ اور اس پالے کی کاٹ سے وہ کروٹیں بدلتے تھے اور سوتے نہ تھے۔"(۵)

اسلوب کی ایک اور مثال ملاحظہ ہو جس میں تشبیہ سے کس قدر جملے میں معنویت پیدا کی گئی ہے۔

"نہیں مجھ میں کچھ بھی نہیں ہے۔ میں خالی ہو گئی ہوں جیسے منڈیر پر رکھا بوکا ہوتا ہے۔" (۶)

اسی طرح شاعرانہ اسلوب کی ایک اور مثال پیشِ خدمت ہے۔

> **"تمہارے بالوں میں سجے پھولوں کے پیچھے شہد کی مکھیاں آتی ہیں اور میں انھیں دیکھ کر جان جاتا ہوں کہ تم آتی ہو۔ اور تمہارے کانوں کی بالیاں اندھیرے میں بجلی کی طرح چمکتی تھیں اور تمہارے گھنگھریالے بال تمہاری پیٹھ پر آوارہ تھے"(۷)**

طرزِ بیان کو خوب صورت بنانے کے لیے تارڑ نے محاورات سے کام لیتے ہوئے، اس دور کی اور خاص کر دیہی تہذیب سے جڑے محاورات سے ناول کی کہانی مزید نکھری نکھری نظر آتی ہے، محاورات کو برتتے وقت تارڑ نے اس بات کا خاص اہتمام کیا ہے کہ دیہی تہذیب کے عکاس محاورات اور دیہی ماحول سے جڑے محاورے برتے ہیں۔ چند معروف محاورات میں تیوڑی چڑھانا، ڈھیم مارنا، آسے پاسے، ٹھڈے کھانا، کان پکانا، چُرمُر کرنا، بھانڈ اٹنڈر، ڈانگ ٹیکنا، چیتر بیتنا اور وساکھ چڑھنا، آرے کی راکھی اور اوندھی ہونا شامل ہیں۔

محاورات کے ساتھ ساتھ الفاظ کا چناو بھی دیہی ماحول کا مکمل عکاس نظر آتا ہے جو بہاو کے اسلوب کو چست اور رواں دواں بناتا ہے۔ پورا ناول خوب صورت لفاظی کی ایک داستاں ہے مگر چند الفاظ دیکھیں جن میں کنک، پرالی، سروٹے، مہاندرے، پنڈلیاں اور جسہ وغیرہ خاص کر دیہی ماحول اور طرزِ زندگی کے عکاس الفاظ ہیں۔

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-23

محاورات، بدیسی الفاظ، تشبیہات واستعارات اور خالص دیہی زبان کے استعمال نے کہانی کو ایسا روپ دیا ہے جو قاری کو اپنی لپیٹ میں لیے بغیر نہیں رہتا اور اس کے سحر میں اس قدر کھو جاتا ہے کہ اس کے سحر سے باہر نکلنا مشکل لگتا ہے۔ یہ تارڑ کی لفظی ہنر مندی کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ انھوں نے جس تہذیب کو دکھانے کا ارادہ کیا اس کو فکر و فنی حوالے سے خوب بنا سنوار کر پیش کیا جس سے وہ چلتی پھرتی تہذیب نظر آتی ہے۔

"بہاؤ" ایک تاریخی اور علامتی ناول ہے جو قدیم تہذیبوں کے ارتقاء اور فطرت کے ساتھ انسان کے تعلق کو بیان کرتا ہے۔ ناول کا مرکزی موضوع پانی اور زندگی کے تسلسل سے جڑا ہوا ہے، اور یہی "بہاؤ" کا لسانیاتی پہلو بھی ہے—زبان بھی ایک بہاؤ کی صورت میں سامنے آتی ہے۔

مستنصر حسین تارڑ کے الفاظ کا انتخاب نہایت شعوری ہے۔ انہوں نے ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں جو نہ صرف کہانی کے ماحول اور ثقافت کو اجاگر کرتے ہیں بلکہ کرداروں کے جذبات اور نفسیات کو بھی گہرائی سے بیان کرتے ہیں۔

قدیم الفاظ اور تلمیحات: تارڑ نے ناول میں قدیم تہذیبوں کے الفاظ اور اصطلاحات کا استعمال کیا ہے جیسے "ندی"، "دریا"، "پانیوں کا خدا"، وغیرہ۔

فطری زبان: قدرتی مناظر کو بیان کرنے کے لیے فطری زبان کا خوبصورت استعمال کیا گیا ہے جیسے:

"پانی جیسے شفاف خواب کی طرح بہتا تھا، اور ہر قطرہ ایک داستان کہتا تھا۔"

یہ الفاظ نہ صرف منظر کو اجاگر کرتے ہیں بلکہ قاری کو جذباتی سطح پر بھی متاثر کرتے ہیں۔

"بہاؤ" میں جملوں کی ساخت میں تنوع پایا جاتا ہے:

طویل اور پیچیدہ جملے: تاریخی اور فلسفیانہ خیالات کی وضاحت کے لیے طویل جملے استعمال کیے گئے ہیں۔

مختصر جملے: جذبات کی شدت، ڈرامائی موڑ، یا کسی گہرے خیال کو اجاگر کرنے کے لیے مختصر جملوں کا سہارا لیا گیا ہے، جیسے:

"پانی رک گیا۔ زندگی تھم گئی۔"

یہ مختصر جملے اثر پذیری کو بڑھاتے ہیں اور قاری کے دل پر گہرا اثر چھوڑتے ہیں۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-23
ماخذ تحقیقی مجلہ

تارڑ کا اسلوب شاعرانہ، فلسفیانہ، اور علامتی ہے۔ ان کا انداز قاری کو محض کہانی سنانے تک محدود نہیں رکھتا بلکہ سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔

شخص کے نقطہ نظر سے کہانی بیان کی گئی ہے، جو ایک غیر جانبدارانہ زاویہ فراہم کرتا ہے۔

قدرتی مناظر کو اس قدر خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے کہ قاری خود کو ان میں گھرا ہوا محسوس کرتا ہے۔

"بہاؤ" میں علامتوں کا استعمال بہت اہم ہے:

پانی: ناول میں پانی زندگی، بقا، اور وقت کے بہاؤ کی علامت ہے۔

ریت: ریت کا استعارہ وقت کے گزرنے اور فنا کی نمائندگی کرتا ہے۔

ندی: ندی ایک ایسی علامت ہے جو تبدیلی اور ارتقاء کی نشاندہی کرتی ہے۔

"بہاؤ" میں مختلف ثقافتوں اور تہذیبوں کے اثرات زبان میں واضح ہیں:

لوک زبان: کرداروں کے مکالموں میں مقامی زبان کے الفاظ اور محاورے شامل ہیں۔

تاریخی حوالہ جات: تاریخی اور تہذیبی تناظر میں استعمال ہونے والی زبان قاری کو ایک مخصوص دور میں لے جاتی ہے۔

لسانیاتی تناظر کے علاوہ مذکورہ ناول اپنے اندر کئی اور پہلوؤں سموئے ہوئے ہے جیسے اس ناول کا ایک بہترین پہلوں اس کی کردار نگاری ہے اب تھوڑی سی اس کردار نگاری پر گفتگو کرتے ہیں ناول کے کردار اس کی زبان سے بہت مطابقت رکھتے ہیں۔

ناول "بہاؤ" کا مرکزی اور مضبوط کردار پاروشنی ہے۔ اس کے ساتھ کچھ ذیلی کردار بھی ہیں جن میں چیوا، ماتی، سمرو، ورچن، مامن ماسا، پکلی، مندرا، ماتی، کومی، گجرو، دھروا، جبو، سکھی، بوٹا، ڈروگا اور پورن شامل ہیں۔ ہر کردار اپنی ایک خاص پہچان اور شناخت رکھتا ہے۔ ناول کا مرکزی کردار پاروشنی ایک دانش ور کا کردار ادا کرتی ہے، تو ورچن کے اندر ایک سیاح موجود ہے جو اسے ایک جگہ سکون سے رہنے نہیں دیتا، پکلی ایک ظروف ساز ہے، تو سمرو ایک کسان ہے۔

تارڑ نے ناول کے کرداروں کو اس عہد کے مطابق بنا کر پیش کیا ہے جو ہر کردار کے نام، پیشے، مکالمے اور طرزِ زندگی سے دکھائی دیتا ہے۔ تارڑ نے آج کے کرداروں کو آج سے پانچ ہزار سال قبل کے کردار بنا کر پیش کیا ہے۔

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-23

تارڑ نے کرداروں کو اس تہذیب کے مطابق بنا کر پیش کیا ہے۔ اگر وہ کرداروں کو اس تہذیب میں نہ ڈھالتے تو کہانی میں وہ لطف پیدا نہ ہوتا جو اب موجود ہے۔ انھوں نے اس تہذیب کی زبان کا کھوج لگایا اور وہی زبان ناول میں استعمال کی جو تقریباً اسی تہذیب کی محسوس ہوتی ہے۔ اور کردار وہی زبان بولتے محسوس ہوتے ہیں۔ تارڑ کیوں کہ ایک دیہی بستی کی کہانی بیان کرتے ہیں لہٰذا انھوں نے کرداروں کو بھی دیہی ماحول کے مطابق بنا کر پیش کیا ہے۔

ناول "بہاؤ" کے کرداروں کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ تمام کردار متحرک، جان دار اور اپنے خاص پیشے سے وابستہ ہیں۔ کوئی کردار ایسا نہیں جو اضافی یا فالتو ہو۔ تارڑ نے ناول "بہاؤ" مختصر کرداروں کے ذریعے اس پوری تہذیب کی عکاسی جس خوب صورت انداز سے کی ہے یہ انھی کا خاصہ ہے ورنہ چھوٹے اور کمزور تخلیق کار ایک افسانے کے لیے اتنے کردار لیتے ہیں کہ کہانی کرادروں میں نظر نہیں آتی۔ کوئی اندازہ نہیں ہوتا کہ کس کردار کا کہانی میں کیا کردار ہے اور اس کو کہانی میں کیوں دکھایا گیا ہے؟ مگر تارڑ کے تمام کردار اپنا کام کرتے نظر آتے ہیں جو اُن کے اعلیٰ تخلیق کار ہونے کا ثبوت ہیں۔ چند کرداروں کو اپنے مخصوص فن کے مظاہرے کرتے دیکھیے۔

ناول "بہاؤ" کی کردار نگاری، ناول کے پلاٹ، کہانی اور بنت کے ساتھ اپنی جڑت کی عمدہ مثال ہے۔ تارڑ نے نہ کوئی اضافی یا فالتو کردار لانے کی کوشش کی ہے اور نہ کم۔ اگر اضافی کردار ہوتے تو بھی کمزور پہلو نکلتا اور اگر کہانی سے کم کردار ہوتے تب بھی کمزور پہلو ہوتا مگر انھوں نے کہانی کے مطابق کردار لا کر، ان کو متحرک دکھا کر اور ان سب سے بڑھ کر تہذیب کے مطابق پیش کر کے ناول کو مزید جان دار بنا دیا ہے۔

کرداروں سے جڑی چیز مکالمہ نگاری بھی ناول کا ایک جزو ہے۔ کیوں کہ ناول زندگی کی ایک چلتی پھرتی تصویر ہوتا ہے۔ جس میں زندگی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ نمایاں ہوتی ہے۔ زندگی انسان کے دم سے ہے اور انسان مکالمے کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ انسان ایک معاشرتی حیوان ہے اور معاشرے میں زندہ رہنے کے لیے اسے مختلف انسانوں سے واسطہ پڑے گا۔ جب اس کو دوسرے انسانوں سے واسطہ پڑے گا تو اس کو کوئی ہتھیار چاہیے ہو گا جس کے ذریعے وہ اپنا مسئلہ یا مدعا دوسرے شخص کے سامنے رکھ سکے، وہ ہتھیار زبان ہے اور زبان کی تقریری صورت، تقریری صورت میں مکالمہ ہو گا۔ کیوں کہ جب کسی سے کوئی بات کرنی ہے تو اس کا جواب بھی دیا جائے گا جو دو لوگوں میں گفتگو کا تبادلہ ہو گا جسے مکالمہ کہا جاتا ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-23
ماخذ تحقیقی مجلہ

بہاؤ ناول بھی ایک تہذیب کا آئینہ دار ہے جس میں ایک پوری تہذیب دکھائی گئی ہے اور جس میں جیتے جاگتے لوگ موجود ہیں۔ وہ آپس میں مکالمہ بھی کرتے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ تارڑ نے اُن کے درمیان کس طرح کی گ س میں اُن پڑھ لوگ موجود ہیں۔

تارڑ نے کرداروں کے حساب سے اُن سے مکالمے کروائے ہیں۔ ورچن سیاح ہے تو اس کی گفتگو سیاحت کے حوالے سے ہو گی۔ پاروشنی ایک خاتونِ خانہ ہونے کے ساتھ ساتھ عقل مندی کی علامت ہے تو اس کی گفتگو میں یہی رنگ نمایاں ہو گا، پاروشنی ناول کا مرکزی کردار ہے تو زیادہ گفتگو کرتے بھی اسی کو دکھایا گیا ہے اور تمام کرداروں پر اس کا پلڑا بھاری نظر آتا ہے۔ ان تمام خوبیوں کے ساتھ ساتھ پاروشنی ایک خوب صورت لڑکی کے کردار کے طور پر پیش کی گئی ہے جس سے ہر کوئی اپنی خواہش کا اظہار چاہتا ہے تو اس حوالے سے سمرو کی گفتگو دیکھی جا سکتی ہے۔ سمرو ایک کسان اور ٹھر کی مزاج شخص دیکھا گیا ہے لہٰذا اس کی گفتگو کھیتی باڑی سے متعلق ہو گی یا پاروشنی سے چھیڑ خوانی پر مبنی نظر آئے گی۔

مختصر یہ کہ کردار اپنے پیشے اور شخصیت کے مطابق گفتگو کرتے دکھائے گئے ہیں۔ کہیں غیر ضروری مکالمہ نظر نہیں آتا۔ صرف ضرورت کے تحت آپس میں گفتگو کرتے کردار دکھائے گئے ہیں، جو اس چیز کی طرف اشارا ہے کہ تمام کردار اپنے کام کاج میں مصروف ہیں۔ اگر فضول کی مکالمہ نگاری ملتی تو اس سے یہ کمزوری پیدا ہو سکتی تھی کہ اس میں کردار اضافی ہیں یا کرداروں کو کوئی کام کاج نہیں اور صرف باتوں سے کام لینا اُن کی عادت ہے مگر تارڑ نے ان تمام پہلوؤں کا خیال رکھتے ہوئے مکالمات پیش کیے ہیں۔

مستنصر حسین تارڑ کا ناول "بہاؤ" زبان اور بیان کے لحاظ سے ایک تخلیقی شاہکار ہے۔ اس میں الفاظ کا بہاؤ، جملوں کی ساخت، اسلوب کی دلکشی، اور بیانیہ تکنیکوں کی مہارت قاری کو نہ صرف کہانی کے ساتھ جوڑتی ہے بلکہ اسے فکری اور جذباتی طور پر بھی متاثر کرتی ہے۔ لسانیاتی تجزیہ کے ذریعے ہم اس ناول کی گہرائیوں میں اتر سکتے ہیں اور زبان کے فنکارانہ استعمال کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ مستنصر حسین تارڑ سے خصوصی مکالمہ، اقبال خورشید، کراچی: سہ ماہی اجرا، ۲۹ اپریل ۲۰۱۴ء
۲۔ ایضاً
۳۔ مستنصر حسین تارڑ، بہاو، لاہور: سنگِ میل پبلیکیشنز، ۲۰۰۹ء، ص ۲۱

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-23

۴۔ ایضاً، ص ۵۳

۵۔ ایضاً، ص ۵۴

۶۔ ایضاً، ص ۷۲

۷۔ ایضاً، ص ۷۷